اجتناب فرمائیں

(تحریر: غلام سرور قریشی محلہ عباس پورہ جہلم شہر)

پنجابی میں چند ایک مقولے اور محاورات، ذات پاک باری تعالیٰ کی نسبت سے مستعمل ہیں۔ جن سے اجتناب ضروری ہے۔ مستورات بالخصوص اور مرد بالعموم ان کا استعمال کرتے ہیں۔ دراصل انہیں ان کے بارے میں یہ احساس کبھی ہوا ہی نہیں اور وہ انجانے میں ذات باری تعالیٰ کے حق میں بے پروائی برتتے ہیں۔ قرآن مجید میں حکم ہے۔ کہ اللہ جل شانہ کے بارے میں ضرب الامثال نہ تراشا کرو۔ اس باب میں شعرائے کرام بڑے ہی دلیر واقع ہوے ہیں۔ شاعرانہ شوخی، کلام کا زیور ہے۔ میرے خیال میں اللہ باری تعالیٰ اپنے بندوں کو مردہ دل، روتے اور منہ بسورتے دیکھنا پسند نہیں فرمائیں گے۔ اسلئے شوخی شعر میں اور زندہ دلی کلام میں روا ہے۔ شوخی کو زندہ دلی کی حد تک تو اللہ تعالیٰ قابل گرفت خیال نہیں فرمائیں گے مگر درج ذیل شعر اہل علم کی توجہ کا مستحق ہے۔

ے   تخلیق کائنات کے دلچسپ جرم پر   رویا ہوگا خود بھی یزداں کبھی کبھی

اس قسم کے شعر ان شعراء کرام کے کلام میں بکثرت پائے جاتے ہیں جو کمیونزم کے فلسفے سے متاثر ہو کر ترقی پسند کہلاتے تھے اور کہلاتے ہیں۔ مذکورہ بالا شعر میں شاعر نے تخلیق کائنات کو جرم قرار دیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ جسارت بھی کر ڈالی کہ یزداں کو خاکم بدہن اپنی تخلیق کائنات کی پوری سکیم کے نتائج کا پہلے سے کوئی علم نہیں تھا اور حضرت انسان نے کرۂ ارض پر جو جو گل کھلائے اور فساد پھیلائے، انھیں دیکھ کر خالق کو اپنی غلطی کا احساس ہوا ہوگا۔ علم شعر کی نزاکت اور لطافت بجا، تشبیہ، استعارہ، کنایہ اور محاورہ برحق پر یہ نری بے وقوفی ہے۔ مسلمان بھائیوں سے التماس ہے کہ اس قسم کے اشعار کا مطالعہ اور استعمال سے اجتناب فرمائیں۔ بھانڈ اور کلال بھی اپنی نقلوں میں ذات حق کے بارے میں دلیرانہ جسارت کرتے ہیں۔

پنجابی میں عام طور پر بولا جاتا ہے۔ ''الف للہ ننگا'' یہ محاورہ استعمال کے قابل نہیں ہے۔ عریانی اور ننگا پن کی نسبت ذات باری تعالیٰ سے کرنا بڑی بے عقلی کی بات ہے۔ ہاں ''الف ننگا'' کہیں تو مضائقہ نہیں ہے۔ اسی قسم کا ایک اور مقولہ ہے جو ''دیوانہ بکار خویش ہوشیار'' کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ ''سملاجٹ تے خدانوں لے گئے چور''۔ میرے مسلمان بھائی اور بہنیں توجہ فرمائیں اور اس قسم کے جاہلانہ کلام سے اجتناب فرمائیں۔

ایک اور بری عادت توجہ کے لائق ہے۔ مساجد میں وضو کرتے وقت بعض احباب اپنے گلے کی صفائی بہت زور شور سے کرتے ہیں اور کھانس کھانس کر اپنے پھیپھڑوں کی گہرائیوں سے کھینچ کھینچ کر بلغم نکالتے ہیں۔ پھر ناک اس زور سے صاف کرتے ہیں گویا فوجی بگل بجا دیتے ہیں۔ یہ بلغم، رینٹ در ریشہ اور رال دوسرے وضو کرنے والوں کے سامنے سے گزرتا ہے۔ تو ان کا جی متلا جاتا ہے۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ ایک نفیس الطبع آدمی کو یہ غلیظ حرکت اور رواں غلاظت دیکھ کر قے ہو گئی۔ نمازیوں سے استدعا ہے کہ وہ اپنے حلق اور پھیپھڑوں کی صفائی کا اتنا بڑا آپریشن اپنے اپنے گھروں پر کیا کریں۔ اور مسجد میں وضو کرتے وقت قاعدہ مسنونہ کے مطابق صرف دائیں بائیں تین تین بار مسواک کر لیا کریں۔ ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ کی 23 سالہ پیغمبرانہ زندگی کے ایک ایک لمحہ کا ریکارڈ موجود ہے۔ مگر یہ بات کسی روایت میں نہیں آئی کہ آنحضرت ﷺ نے فلاں وقت ناک مبارک میں انگلی ڈالی تھی۔ ایسے نفیس الطبع پیغمبر ﷺ

کے امتیوں کو ایسی کراہت آمیز کاروائی سے ضرور اجتناب کرنا چاہیے۔

اذان اور جماعت کے درمیان عام طور پر 15 سے 20 منٹ کا وقفہ دیا جاتا ہے۔ نمازی حضرات مساجد میں تشریف لاتے ہیں طہارت خانوں پر قابض ہو جاتے ہیں۔ اور پیشاب کرتے ہیں۔ میرے خیال میں انھوں نے پیشاب اسی وقت کے لئے روکے رکھا ہوتا ہے۔ بعض اصحاب کو شاید تقطیر البول یا عسرت بول کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔ طہارت خانے تھوڑے ہوتے ہیں اندر والے باہر نہیں نکلتے اور باہر والے دھڑ دھڑ دروازے بجانے لگتے ہیں۔ ادھر جماعت کا وقت سمٹتا جا رہا ہوتا ہے۔ اور اسی خرابی کے عالم میں بہت سے لوگوں کی جماعت چھوٹ جاتی ہے۔ اور وہ مسجد میں ہوتے ہوئے نماز باجماعت کی سعادت سے کلی یا جزوی طور پر محروم رہ جاتے ہیں۔ اس مسئلہ کا حل یہ ہے کہ نمازی حضرات پیشاب اس وقت کے لئے نہ روکے رکھا کریں اور جن اصحاب کو عسرت بول کی شکایت ہو وہ اذان سے پہلے ہی پیشاب سے فارغ ہو لیا کریں اور دوسرے نمازیوں کو پریشان کرنے کی عادت سے اجتناب فرمائیں۔

ایک حدیث میں نماز میں سکون کی تاکید آئی ہے۔ حالانکہ یہ عمل حرکت کے مختلف طریقوں پر مشتمل ہے۔ اس کی توجیہ یہ ہے کہ نماز کی مقررہ حرکات کو بھی نہایت آہستگی سے ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا جائے۔ مثلاً قیام سے رکوع اور سجود میں جاتے ہوئے تیزی نہ کی جائے۔ مگر اکثر اصحاب حالت نماز میں ڈاڑھیوں میں خلال کرتے ہیں گردنیں اور بغلیں کھجاتے ہیں۔ رکوع سے اٹھیں تو دونوں ہاتھوں سے اپنی قمیصیں کھینچ کر درست کرتے ہیں۔ قعدہ میں بیٹھیں تو دونوں ہاتھوں سے اپنے دامن، اپنے زانوؤں پر پھیلاتے ہیں حالانکہ دونوں ہاتھوں کا بیک وقت استعمال عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ بعض نوجوان نماز کی حالت میں اپنے چہروں کے کیل نکالتے ہیں اور جمائیاں لیتے ہیں۔ جبکہ جمائی تو عام حالات میں بھی کوئی پسندیدہ عمل نہیں ہے۔ زمین اور آسمان کے خالق و مالک کے باجبروت شہنشاہ کے حضور کھڑے ہو کر یہ لاابالاپن، عبودیت کے تقاضوں کو مجروح کر دیتا ہے۔ اس مالک الملک اور احکم الحاکمین کے دربار میں کھڑا ہونے کے ضروری تقاضے پورے کرنا ہی اصل نماز ہے۔ حالت صلوٰۃ میں بے توجہی، کھلنڈراپن اور غیر سنجیدگی سے اجتناب نہایت ضروری ہے۔

بعض حضرات قیام کے دوران حالت نماز میں قیام کے دوران، اپنے دونوں پاؤں پر یکساں بوجھ نہیں ڈالتے بلکہ کبھی ایک ٹانگ دبا لیتے ہیں اور دوسری ڈھیلی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور پھر یہ عمل پوری نماز میں دہراتے ہیں اور یہی حال گردن کا کرتے ہیں یعنی وہ توازن برقرار نہیں رکھتے جو حد درجہ بے ادبی ہے۔ یہ منچلا پن بارگاہ صمدیت میں ہرگز پسندیدہ نہیں ہے۔ نمازیوں سے استدعا ہے کہ وہ حالت نماز میں غیر ذمہ دارانہ روش سے اجتناب کریں۔ وما توفیقی الا باللہ

رئیس الجامعہ کو صدمہ

گزشتہ دنوں رئیس الجامعہ علامہ محمد مدنی صاحب کی پونے دو ماہ کی پھول سی بچی عائشہ مدنی ایک ہفتہ کی بیماری کے بعد وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز ظہر کے فوراً بعد جامعہ میں اس کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حضرت مولانا پیر محمد یعقوب صاحب قریشی نے پڑھائی۔ جس میں جماعتی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مدنی صاحب نے یہ صدمہ بھی بڑے صبر و ضبط کے ساتھ برداشت کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل سے نوازے اور دنیا و آخرت میں اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

امام اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی نماز

مولانا عبدالستار ممیانوی خطیب جامع مسجد اہلحدیث خورد ضلع جہلم

۱۔نیت :- نیت دل کا فعل ہے۔زبان سے مروجہ نیت کے الفاظ ادا کرنا رسول اللہؐ کے عمل سے ثابت نہیں ۔نماز کی نیت کے طور پر جو الفاظ ادا کرائے جاتے ہیں۔ وہ بالکل من گھڑت ہیں ۔ کسی حدیث سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

۲۔نماز میں ہاتھوں کا سینے پر باندھنا :- عن وائل بن حجرؓ قال:" صلیت مع رسول الله ﷺ و وضع یده الیمنی علی یدہِ الیسری علی صدره":(صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۲۴۳)

ترجمہ : حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے دیکھا آپؐ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر سینے پر باندھے ہوئے تھے۔ یہ روایت مراسیل ابوداؤد میں بھی موجود ہے ص ۶ فتح الغفور ص ۲۴

اس کے علاوہ :جو روایت حضرت ابی جحیفہ سے مروی ہے " ان علیاً قال:" السنة وضع الكف فی الصلوة